حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے تھے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین الخ۔

(۷) عن[51] ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرف
فصل السورۃ حتی تنزل بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ ابن عباس سے
مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ کا جدا ہونا نہ پہچانتے
تھے حتی کہ نازل ہوتی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

(۸) عن[52] ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرف
فصل السورۃ حتی ینزل علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فاذا نزلت
عرف ان السورۃ قد ختمت واستقبلت وابتدائت سورۃ اخری
ترجمہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نہ پہچانتے تھے جدا
ہونا سورہ کا حتی کہ نازل ہوتی بسم اللہ پس جب بسم اللہ نازل ہوتی تو آنحضرت
پہچانتے کہ پچھلا سورہ ختم ہو گیا اور آگے آیا اور شروع ہوا سورہ دوسرا۔

(۹) عن[53] ابن عباس قال المسلمون لا یعلمون انقضاء السورۃ حتی تنزل
بسم اللہ الرحمن الرحیم فاذا نزلت علموا ان السورۃ قد انقضت
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مسلمان لوگ نہ جانتے تمام ہونا سورہ کا حتی کہ
نازل ہوتی بسم اللہ۔ پس جب نازل ہوتی بسم اللہ تو سب لوگ جانتے کہ سورہ ختم ہو گیا۔

---

[51] ابوداؤد وحاکم وبیہقی۔ ۱۲ [52] مسند بزار۔ ۱۲ [53] حاکم بشرط شیخین۔ ۱۲

(۱۰) عن ابن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان جبریل اذا جاءنی بالوحی اول مایلقی علیّ بسم اللہ الرحمن الرحیم (ترجمہ)
ابن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب جبریلؑ میرے پاس وحی لیکر آتے ہین تو پہلے جو چیز مجھپر القا کرتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

(۱۱) عن ابن مسعود قال کنا لانعلم فصلا بین السورتین حتی نزل بسم اللہ الرحمن الرحیم
(ترجمہ) ابن مسعود روایت کرتے ہین کہ ہم لوگ نہ پہچانتے فصل مابین دو سورتون کے حتی کہ نازل ہوتی بسم اللہ۔

(۱۲) عن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاءہ جبریل فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم علم انہا سورۃ (ترجمہ)
ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جب رسولؐ خدا کے پاس جبریلؑ آتے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تو معلوم کیا جاتا کہ وہ کوئی سورہ (جدید) ہے۔

(۱۳) عن ابن عمرؓ قال نزلت بسم اللہ الرحمن الرحیم فی کل سورۃ (ترجمہ)
ابن عمر سے مروی ہے کہ نازل ہوئی بسم اللہ ہر سورہ مین۔

**فصل** - قرآن مجید کی ترتیب تین بار ہوئی ایک زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین - دوسرے زمانہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مین - تیسرے عہد حضرت عثمان

قرآن کو وفات تک جمع کیا
گیا اور اسکی عملی کیفیت

---

(۱) دارقطنی و ابونعیم وحاکم - ۱۲ (۲) بیہقی - ۱۲ (۳) حاکم بسند صحیح - ۱۲ (۴) تفسیر امام واحدی ۱۲
(۵) حاکم فی المستدرک - ۱۲ (۶) اتقان وتاریخ الخمیس - ۱۲ (۷) بخاری وحاکم - ۱۲

رضی اللہ عنہ مین حضرت ابو بکر[1] نے جو قرآن جمع اور مرتب کرایا تھا وہ اون کی وفات تک اونکے پاس رہا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اونکی انتقال کے بعد اونکی صاحبزادی حضرت حفصہ رض کے یہان موجود تھا جب[2] حضرت عثمان رض خلیفہ ہوے تو اونھون نے اوس قرآن کو حضرت حفصہ کے یہان سے منگا کر زید بن ثابت اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن العاص وغیرہم کو واسطے لکھنے اور نقل کرنیکے دیا پس ان سب نے اوسکو درست کیا زید کہتے ہین کہ لکھتے وقت مین نے سورہ احزاب کی ایک آیت نہ پائی جسکو بہ تحقیق مین نے جناب رسول خدا کو پڑھتے ہوے سُنا تھا آخر تلاش کرنے سے خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس دستیاب ہوئی چنانچہ مین نے اوسکو داخل مصحف کیا وہ آیت یہ تھی من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه اوس مصحف[3] کی سات نقلین کی گئین جنمین سے ایک قرآن مکہ معظمہ بھیجا گیا۔ دوسرا شام۔ تیسرا یمن۔ چوتھا بحرین۔ پانچوان کوفہ۔ چھٹا بصرہ۔ اور ساتوان منقول عنہ مدینہ مین رہا۔ پھر حضرت[4] عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان نقول سبعہ کے سوا جسقدر مصاحف ملین جلا دیے جائین اور یہ تدوین ۲۵ھ مین ہوئی۔

**فصل** قال الامام جلال الدین السیوطی[5] واما ترتیب السور فهل هو توقیفی ایضا او هو باجتهاد من الصحابة خلاف فجمهور العلماء علی الثانی

سورتون کی ترتیب

---

[1] مستدرک۔ ۱۲ [2] حاکم و بخاری۔ ۱۲ [3] ابن ابی داؤد و اتقان۔ ۱۲ [4] اتقان بحوالہ بخاری و حاکم۔ ۱۲ [5] اتقان سیوطی۔ ۱۲

فاما من رتبها على النزول وهو مصحف علیؑ

یعنے کہا امام جلال الدین سیوطی نے کہ مگر ترتیب سورتون کی آیا وہ بھی توقیفی ہے یا صحابہ کے اجتہاد سے ہے؟ "اسمین اختلاف ہے"۔ پس تمام علما دوسری بات پر متفق ہین (یعنے اجتہاد صحابہ سے ہے) لیکن جس شخص نے موافق نزول کے مرتب کیا ہے وہ مصحف علیؑ ہے۔

روی[1] من طریق ابن سیرین عن علی لما مات رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم الیت ان لا اخذ ردائی الا لصلوۃ الجمعۃ حتے اجمع القران فجمعہ ترجمہ ابن سیرینؒ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا مین نے یہ قسم کھائی کہ نہ لون اپنی چادر (یعنے باہر نہ نکلون) سوا نماز جمعہ کے جب تک کہ قرآن کو جمع نکر لون چنانچہ اونھون نے جمع کر لیا اوسکو۔

وروی[2] محمد بن سیرین عن عکرمۃ قال لما کان بعد بیعۃ ابی بکرؓ قعد علی ابن ابی طالب فی بیتہ فقیل لابی بکر قد کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرھت بیعتی قال لا قال ما اقعدک عنی قال رایت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسے ان لا البس ردائی الا لصلوۃ حتے اجمعہ قال لہ ابو بکر فانک نعم ما رأیت قال محمد ابن سیرین

---

[1] ابن ابی داؤد و اتقان سیوطی و صواعق محرقہ و تاریخ الخلفاء وغیرہم۔۱۲ [2] اتقان سیوطی۔۱۲

لعکرمہ الفوہ کما انزل الاول فالاول قال لواجتمعت الانس والجن علی ان یولفوہ ھذا التالیف ما استطاعوا

(ترجمہ) محمد ابن سیرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ سے لوگون نے بیعت کی اور جناب علی علیہ السلام بعد اسکے اپنے گھر مین بیٹھ رہے (یعنے بیعت سے تقاعد کیا) تو لوگون نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ اونھون نے تمھاری بیعت سے کراہت کی۔ پس حضرت ابوبکر نے علی مرتضیٰؑ کے پاس کہلا بھیجا کہ کیا تم نے میری بیعت سے کراہت کی ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ نہین۔ پوچھا کہ پھر تمھارے تقاعد کا مجھ سے کیا سبب ہے۔ فرمایا کہ میری یہ راے ہوئی کہ کتاب اللہ مین کچھ زیادتی کیجائیگی لہذا میرے جی مین یہ آیا کہ اپنی ردا سوا نماز کے اور وقت نہ اوڑھون یہانتک کہ قرآن کو جمع کر لون حضرت ابوبکر نے کہا کہ تمھاری بہت اچھی راے ہوئی۔ محمد ابن سیرین نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ نے قرآن کو تالیف کیا جیسا کہ نازل ہوا تھا ایک کے بعد دوسرا۔ کہا عکرمہ نے اگر جمع ہون تمام انسان اور جن اس بات پر کہ تالیف کرین مثل اس تالیف (مصحف علیؑ) کے تو نہین کر سکتے۔

وعن[1] محمد ابن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابطاء علیؑ عن بیعۃ ابی بکرؓ فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن الیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوۃ حتی اجمع

[1] صواعق محرقہ۔ وتاریخ الخلفاے سیوطی بحوالہ ابن ابی داؤد۔ ۱۲

القران - فزعموا انه کتب علی تنزیله فقال محمد
ابن سیرین لو اصیب ذالک الکتاب کان فیه العلم

ترجمہ روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ جب وفات پائی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو توقف کیا علیؑ نے بیعت ابوبکرؓ سے - پس کہا حضرت ابوبکرؓ نے کہ کیا میری امارت سے تم نے کراہت کی آپ نے فرمایا کہ نہین - لیکن مین نے قسم کھائی ہے کہ مین نہ اوڑہون گا اپنی ردا کو سوائے نماز کے یہانتک کہ قرآن کو جمع کرلون - چنانچہ گمان کیا لوگون نے کہ حضرت علیؑ نے موافق تنزیل کے لکھا - پس کہا محمد ابن سیرینؒ نے کہ کاش ملتی یہہ کتاب کہ اس مین یہہ علم تھا -

ترتیب مطابق تنزیل

پس جو قرآن حضرت علی مرتضیٰؑ نے جمع کیا تھا اوسکی سورتون کی ترتیب تنزیل کے موافق تھی چنانچہ علمانے اوس ترتیب کو جو مطابق تنزیل کے تھی[1] اسطرح پر لکھا ہے کہ سب سے پہلے اقرا باسم ربک (بعدہ) یا ایہا المدثر (بعدہ) سورۃ الفاتحہ یعنے الحمد للہ رب العلمین (بعدہ) ن والقلم (بعدہ) یا ایہا المزمل (بعدہ) تبت یدی ابی لهب (بعدہ) اذا الشمس کورت (بعدہ) سبح اسم ربک الاعلی (بعدہ) واللیل اذا یغشی (بعدہ) والفجر (بعدہ) والضحی (بعدہ) الم نشرح (بعدہ) والعصر (بعدہ) والعادیات (بعدہ) انا اعطیناک الکوثر (بعدہ) الهکم التکاثر (بعدہ) ارایت الذی یکذب

[1] بحر العلوم نسفی و اتقان سیوطی و تاریخ الخمیس جلد اول - ۱۲

باالدین (بعده) [۱۸] قل یاایها الکفرون (بعده) [۱۹] سوره فیل یعنی الم ترکیف (بعده)
[۲۰] قل اعوذ برب الفلق (بعده) [۲۱] قل اعوذ برب الناس (بعده) [۲۲] سوره اخلاص
یعنی قل هوالله احد (بعده) [۲۳] والنجم اذا هوی (بعده) [۲۴] عبس وتولی (بعده)
[۲۵] انا انزلناه فی لیلة القدر (بعده) [۲۶] والشمس وضحٰها (بعده) [۲۷] والسماء ذات البروج
(بعده) [۲۸] والتین والزیتون (بعده) [۲۹] لایلف قریش (بعده) [۳۰] القارعة ما القارعة
(بعده) [۳۱] لا اقسم بیوم القیٰمة (بعده) [۳۲] ویل لکل همزة (بعده) [۳۳] والمرسلات (بعده)
[۳۴] ق والقران المجید (بعده) [۳۵] لا اقسم بهذا البلد (بعده) [۳۶] سوره طارق (بعده)
[۳۷] اقتربت الساعة یعنی سوره قمر (بعده) [۳۸] ص والقران (بعده) [۳۹] سوره اعراف
(بعده) [۴۰] سوره جن (بعده) [۴۱] یٰس (بعده) [۴۲] سوره فرقان (بعده) سوره
[۴۳] فاطر (بعده) [۴۴] سوره مریم (بعده) [۴۵] سوره طٰه (بعده) [۴۶] سوره واقعه (بعده)
[۴۷] سوره شعراء (بعده) [۴۸] سوره نمل (بعده) [۴۹] سوره قصص (بعده) سوره
[۵۰] بنی اسرائیل (بعده) [۵۱] سوره یونس (بعده) [۵۲] سوره هود (بعده) سوره
[۵۳] یوسف (بعده) [۵۴] سوره حجر (بعده) [۵۵] سوره انعام (بعده) [۵۶] والصافات
(بعده) [۵۷] سوره لقمٰن (بعده) [۵۸] سوره سبا (بعده) [۵۹] سوره زمر (بعده)
[۶۰] سوره مومن (بعده) [۶۱] حم سجده (بعده) [۶۲] حم عسق (بعده) [۶۳] سوره زخرف
(بعده) [۶۴] سوره دخان (بعده) [۶۵] سوره جاثیه (بعده) [۶۶] سوره احقاف
(بعده) [۶۷] والذاریات (بعده) [۶۸] سوره غاشیه (بعده) [۶۹] سوره کهف

(بعده) سورهٔ نحل[70] (بعده) سورهٔ نوح[71] (بعده) سورهٔ ابراهیم[72] (بعده) سورهٔ انبیا[73]
(بعده) سورهٔ مومنون[74] (بعده) الم تنزیل السجدة[75] (بعده) سورهٔ طور[76]
(بعده) سورهٔ ملک[77] (بعده) سورهٔ الحاقه[78] (بعده) سورهٔ معارج[79] (بعده)
عم یتساءلون[80] (بعده) والنازعات[81] (بعده) اذا السماء انفطرت[82] (بعده) اذا السماء
انشقت[83] (بعده) سورهٔ روم[84] (بعده) سورهٔ عنکبوت[85] (بعده) ویل للمطففین[86]
(بعده) سورهٔ بقره[87] (بعده) سورهٔ انفال[88] (بعده) سورهٔ آل عمران[89] (بعده)
سورهٔ احزاب[90] (بعده) سورهٔ ممتحنه[91] (بعده) سورهٔ نساء[92] (بعده) سورهٔ
اذا زلزلت[93] (بعده) سورهٔ حدید[94] (بعده) سورهٔ محمد[95] (بعده) سورهٔ
رعد[96] (بعده) الرحمن[97] (بعده) هل اتی علی الانسان[98] (بعده) سورهٔ طلاق[99]
(بعده) لم یکن[100] (بعده) سورهٔ حشر[101] (بعده) اذا جاء نصر الله[102] (بعده) سورهٔ
نور[103] (بعده) سورهٔ حج[104] (بعده) سورهٔ منافقون[105] (بعده) سورهٔ مجادله[106]
(بعده) سورهٔ حجرات[107] (بعده) سورهٔ تحریم[108] (بعده) سورهٔ صف[109] (بعده)
سورهٔ جمعه[110] (بعده) سورهٔ تغابن[111] (بعده) انا فتحنا[112] (بعده) سورهٔ توبه[113]
(بعده) سورهٔ مائده[114] ۔

ف

یه ترتیب سور موافق تنزیل کی بیان هوئی اور جو قرآن[1] که اجتهاد صحابه سے جمع کیا گیا اوسکی ترتیب تنزیل کی خلاف هی مگر بقول علامه سیوطی اتفاق جمهور علما کا اوسی پر هے چنانچه

ترتیب مطابق اجماع صحابه

سله اتقان سیوطی ۱۲ ؛ یهانتک کی سورتین هین ؛ یهان سے مدنی سورتین هین ۱۲

جو مصاحف کہ اجتہاد صحابہ سے مدون ہوئے اون مین سے مصحف ابی بن کعب کی ترتیب

سور اس طرح پر تھی پہلے سورہ فاتحہ (بعدہ) بقر (بعدہ) نساء (بعدہ) آل عمران

(بعدہ) انعام (بعدہ) اعراف (بعدہ) مائدہ (بعدہ) سورہ یونس (بعدہ) انفال

(بعدہ) براءۃ (بعدہ) سورہ ہود (بعدہ) سورہ مریم (بعدہ) شعراء (بعدہ)

حج (بعدہ) سورہ یوسف (بعدہ) کہف (بعدہ) نحل (بعدہ) احزاب (بعدہ)

بنی اسرائیل (بعدہ) زمر (بعدہ) طٰہٰ (بعدہ) انبیاء (بعدہ) نور (بعدہ) مومنون

(بعدہ) سبا (بعدہ) عنکبوت (بعدہ) مومن (بعدہ) رعد (بعدہ) قصص

(بعدہ) نمل (بعدہ) صافات (بعدہ) ص (بعدہ) یس (بعدہ) حجر (بعدہ)

حم عسق (بعدہ) روم (بعدہ) حدید (بعدہ) فتح (بعدہ) قتال (بعدہ) ظہار

(بعدہ) ملک (بعدہ) سجدہ (بعدہ) سورہ نوح (بعدہ) احقاف (بعدہ) ق

(بعدہ) الرحمن (بعدہ) واقعہ (بعدہ) جن (بعدہ) والنجم (بعدہ) معارج (بعدہ)

مزمل (بعدہ) مدثر (بعدہ) قمر (بعدہ) حم (بعدہ) دخان (بعدہ) لقمن

(بعدہ) جاثیہ (بعدہ) طور (بعدہ) ذاریات (بعدہ) ن (بعدہ) الحاقہ

(بعدہ) حشر (بعدہ) ممتحنہ (بعدہ) مرسلات (بعدہ) عم یتساءلون (بعدہ)

قیمہ (بعدہ) تکویر (بعدہ) طلاق (بعدہ) والنازعات (بعدہ) تغابن

(بعدہ) عبس (بعدہ) مطففین (بعدہ) اذا السماء انشقت (بعدہ) والتین

والزیتون (بعدہ) اقرأ (بعدہ) حجرات (بعدہ) منافقون (بعدہ) جمعہ (بعدہ)

تحریم (بعده) والفجر (بعده) لا اقسم بهذا البلد (بعده) والليل (بعده) انفطار
(بعده) والشمس وضحها (بعده) طارق (بعده) سبح اسم ربك الاعلى (بعده)
غاشیه (بعده) صف (بعده) تغابن (بعده) لم یکن (بعده) ضحے (بعده) الم نشرح
(بعده) القارعہ (بعده) تکاثر (بعده) والعصر (بعده) خلع (بعده) حفد
(بعده) ویل لکل همزة (بعده) اذا زلزلت (بعده) عادیات (بعده) فیل
(بعده) لایلف قریش (بعده) ارأیت الذی (بعده) کوثر (بعده) انا انزلنه
فی لیلة القدر (بعده) کافرون (بعده) اذا جاء نصر الله (بعده) تبت (بعده)
قل هو الله احد (بعده) قل اعوذ برب الفلق (بعده) قل اعوذ برب الناس[1]

اور مصحف ابن مسعود[2] کی ترتیب اسطرح پر تھی کہ سب سے پہلے سورہ بقر (بعده)
نساء (بعده) سورہ آل عمران (بعده) اعراف (بعده) انعام (بعده) یونس (بعده)
براءة (بعده) نحل (بعده) هود (بعده) یوسف (بعده) کہف (بعده) بنی اسرائیل
(بعده) انبیاء (بعده) طٰه (بعده) مومنون (بعده) شعراء (بعده) والصافات
(بعده) احزاب (بعده) حج (بعده) قصص (بعده) نمل (بعده) نور (بعده)
انفال (بعده) مریم (بعده) عنکبوت (بعده) روم (بعده) یٰس (بعده) فرقان
(بعده) حجر (بعده) رعد (بعده) سبا (بعده) فاطر (بعده) ابراهیم (بعده)

[1] قرآن مین جملہ تعداد سورتون کی ایک سو چودہ ہی لیکن اس ترتیب مین تین سورتون کی کمی ہی - ابراهیم - دهر - بروج - نہ معلوم اتقان کے کاتب نے غلطی سے نہین لکھا یا مصنف سے رہگئی ہین واللہ اعلم ۱۲ [2] اتقان سیوطی ۱۲

ص (بعدہ) سورہ محمد (بعدہ) لقمان (بعدہ) زمر (بعدہ) حم مومن (بعدہ) زخرف (بعدہ) سجدہ (بعدہ) حم عسق (بعدہ) احقاف (بعدہ) جاثیہ (بعدہ) دخان (بعدہ)، انا فتحنا لک (بعدہ)، حشر (بعدہ)، تنزیل السجدہ (بعدہ)، طلاق (بعدہ) ن والقلم (بعدہ) حجرات (بعدہ)، ملک (بعدہ)، تغابن (بعدہ) منافقون (بعدہ) جمعہ (بعدہ) صف (بعدہ) جن (بعدہ) نوح (بعدہ)، مجادلہ (بعدہ) ممتحنہ (بعدہ) تحریم (بعدہ) الرحمن (بعدہ)، والنجم (بعدہ) والطور (بعدہ) والذاریات (بعدہ)، قمر (بعدہ)، واقعہ (بعدہ)، والنازعات (بعدہ)، معارج (بعدہ) مدثر (بعدہ)، مزمل (بعدہ)، مطففین (بعدہ) عبس (بعدہ) دھر (بعدہ) مرسلت (بعدہ) قیٰمہ (بعدہ) عم یتساءلون (بعدہ)، اذالشمس کورت (بعدہ)، انفطار (بعدہ) غاشیہ (بعدہ)، سبح اسم ربک الاعلےٰ (بعدہ)، والليل (بعدہ)، والفجر (بعدہ) بروج (بعدہ)، اذا السماء انشقت (بعدہ)، اقرأ (بعدہ) بلد (بعدہ) والضحیٰ (بعدہ) طارق (بعدہ)، عادیات (بعدہ)، ارئیت الذی (بعدہ)، القارعہ (بعدہ)، لم یکن (بعدہ) والشمس وضحٰہا (بعدہ)، والتین (بعدہ)، ویل لکل ھمزۃ (بعدہ)، الم ترکیف (بعدہ) لایلف قریش (بعدہ)، الھکم التکاثر (بعدہ) انا انزلنٰہ (بعدہ)، اذا زلزلت (بعدہ)، والعصر (بعدہ)، اذا جاء نصر اللہ (بعدہ)، کوثر (بعدہ) کفرون (بعدہ) تبت (بعدہ)، قل ھو اللہ احد (بعدہ) الم نشرح ۔ *ع*

*ع* ۔ اس ترتیب مین بھی چار سورتین ۔ مائدہ ۔ قٓ ۔ حدید ۔ الحاقہ ۔ کتاب اتقان مین درج نہیں پائی گئیں (مؤلف)

## یہ عجیب و غریب امر ہے

کہ مصحف ابن مسعود مین فاتحہ الکتاب یعنی الحمد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی سورتین نہین تھین کیونکہ اونکی نزدیک یہ تینون قرآن کی سورتین نہین ہین۔

روی[1] عن الامام فخر الدین رازی قال نقل فی بعض الکتب القدیمۃ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ و المعوذتین من القران (وھو فی غایۃ الصعوبۃ) ترجمہ امام فخر رازی سے مروی ہے کہ بعض کتب قدیمہ مین نقل کیا گیا ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود فاتحہ الکتاب اور معوذتین کا قرآن کے سورہ ہونے سے انکار کرتے تھے (اور یہ نہایت ہی دشوار امر ہے)۔

قال[2] ابن حجر عسقلانی فی شرح البخاری قد صح عن ابن مسعود انکار ذالک[3] و انہ کان لا یکتب المعوذتین فی مصحفہ ترجمہ علامہ ابن حجر عسقلانی شرح بخاری مین لکھتے ہین کہ بہ تحقیق ابن مسعود کا یہ انکار حد صحت کو پہونچ گیا ہے" اور بیشک وہ نہین لکھتے تھے معوذتین کو اپنے مصحف مین"۔

و عن[4] عبد الرحمن ابن نخعی قال کان عبد اللہ ابن مسعود یحک المعوذتین من مصاحفہ و یقول انھما لیستا من کتاب اللہ یعنی عبد الرحمن بن نخعی کہتے ہین کہ عبد اللہ بن مسعود چھیل ڈالتے تھے اپنے مصاحف سے

---

[1] اتقان ۱۲ [2] فتح الباری بسند صحیح ۔۱۲ [3] احمد و ابن حبان ۱۲ [4] عبد اللہ ابن احمد حنبل فی زیادات مسند و طبرانی و ابن مردویہ و بزار بسند صحیح ۱۲

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو اور کہتے تھے کہ یہ دونون قرآنکی سورتین نہین ہین واسقاطه الفاتحة من مصحفه اخرج ابو عبید بالسند الصحیح[1]

ترجمہ علامہ سیوطی کہتے ہین کہ اونکال ڈالنا ابن مسعود کا سورہ فاتحہ کو اپنی مصاحف سے ثابت ہے بروایت ابوعبیدہ۔ صحیح سند سے۔ اور جو مصحف حضرت عثمان کی وقت مین جمع کیا گیا تھا اوسکی ترتیب یہی تھی جو اسوقت ہے۔

## فصل

نام صحابہ مفسرین قرآن

صحابہ مفسرین[2] قرآن دس ہین چارون خلیفہ یعنے حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ والروایة[3] عن الثلاثة نزرة جدا ترجمہ اور روایت حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان سے بہت کم ہے۔

ولا احفظ[4] عن ابی بکر رضی الله عنه فی التفسیر الا آثار قلیلة جدا لا تکاد تجاوز العشر ترجمہ اور نہین یاد ہین مجھکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مگر آثار قلیلہ کہ غالبا دس سے زیادہ نہین ہین۔ واما علی[5] (علیہ السلام) فروی عنه الکثیر۔ یعنی مگر علی علیہ السلام پس روایت کی گئی اون سے بہت کثرت کے ساتھ[ع]۔ عن ابی[6] الطفیل قال شهدت علیا یخطب وهو یقول سلونی فوالله لا تسالونی عن شیء الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب الله فوالله ما من آیة الا وانا

ع کل مفسرین متفق ہین کہ آیہ وتعیہا اذن واعیہ آپ ہی کی شان مین نازل ہوئی اور جسکے معنی یہ ہین کہ یاد رکھتا ہے اوسکو کان یاد رکھنے والا۔ (از مولف)

[1] اتقان ۱۲ [2] اتقان ۱۲ [3] اتقان ۱۲ [4] اتقان ۱۲ [5] اتقان ۱۲ [6] اتقان و ابن سعد و صواعق ۱۲

اعلم ابلیل نزلت ام بنھار ام فی سھل ام فی جبل ترجمہ

ابوطفیل سے روایت ہی کہ حضرت علی مرتضیٰ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ سوال کرو مجھ سے قسم ہے خدا کی نہ پوچھوگے مجھ سے کوئی بات مگر یہ کہ خبر دونگا مین تمکو۔ اور سوال کرو مجھ سے کتاب اللہ کے متعلق پس قسم خدا کی نہین کوئی آیت مگر یہ کہ جانتا ہون کہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو میدان مین نازل ہوئی یا کوہستان مین۔

وعن علی[2] قال واللہ ما نزلت ایۃ الا وقد علمت فیم نزلت واین نزلت ان ربی وھب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا ترجمہ

حضرت علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ آپ نے فرمایا کہ واللہ نہین نازل ہوئی ہے کوئی آیت مگر یہ کہ مین جانتا ہون کہ کس بات مین نازل ہوئی ہے اور کس مقام مین نازل ہوئی ہے بہ تحقیق کہ میرے پروردگار نے عطا فرمایا ہی مجھے قلب فہمیدہ اور زبان گویا۔

وعن[3] ابن مسعود قال ان القران انزل علی سبعۃ احرف ما منھا حرف الا ولہ ظھر وبطن وان علی ابن ابی طالب عندہ منہ الظاھر والباطن ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ کہا اونھون نے کہ بالتحقیق قرآن نازل ہوا ہے سات حرفون پر اونمین سے کوئی حرف

---

[1] ابونعیم وابن سعد واتقان وتاریخ الخلفا۔۱۲ [2] حلیۃ الاولیاء ابونعیم واتقان۔۱۲

ایسا نہین ہے کہ جسکے واسطے ظاہر و باطن نہو اور علی ابن ابیطالب کے پاس
اوسکا ظاہر و باطن موجود ہے -

پس صحابہ مفسرین سے چار تو خلفاے اربعہ ہوے پانچوین عبد اللہ بن مسعود
چھٹے عبد اللہ بن عباس ساتوین ابی بن کعب آٹھوین زید بن ثابت
نوین ابو موسے اشعری دسوین عبد اللہ بن زبیر -

## فصل

### قرآن مجید کی آیات ناسخ و منسوخ کے بیان مین

واضح ہو کہ منسوخ آیتون کی تین قسمین بیان کی گئی ہین پہلی قسم وہ ہے
کہ بحیثیت خط اور حکم یعنے الفاظ و معانی کے منسوخ ہو -

### مثلاً

عن[1] ابی موسے الاشعری قال نزلت سورۃ نحو براءۃ ثم
رفعت وحفظ منہا - ان اللہ سیؤید ھذا الدین باقوام لاخلاق
لھم ولو ان لابن ادم وادیین من مال لتمنے وادیا ثالثا ولا یملؤ جوف
ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب ترجمہ
ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ کہا اونھون نے کہ ایک سورہ نازل ہوا تھا
کہ جو سورۂ برأت کے برابر تھا بعد اسکے وہ سورہ اوٹھا لیا گیا اور اوسمین سے ایک

[1] اتقان سیوطی مستدرک و درمنثور بحوالہ صحیح مسلم و بیہقی وغیرہم - ۱۲

آیت یاد رہ گئی ''جسکا ترجمہ یہ ہے'' بہ تحقیق اللہ تعالےٰ عنقریب تائید کریگا

اس دین کی ایسی قومون کے ساتھ کہ اونکو کچھ بہرہ نہو گا۔ اور اگر ابن آدم کے لیے

دو صحراہون مال سے بھرے ہوے البتہ تمنا کرے وہ تیسرے صحرا کی اور نہین بھرتی

ابن آدم کے پیٹ کو کوئی چیز سوائے مٹی کے۔ اور ساتھ رحمت کے بازگشت

کرتا ہے اللہ تعالےٰ اوس پر کہ جو توبہ کرے۔

وعن[1] ابی موسے الاشعری قال کنا نقرء سورۃ نشبہہا باحدی المسبحات

مانسیناہا غیر انی حفظت منہا یا ایہا الذین امنو الاتقولوا ما لاتفعلون

فتکتب شہادۃ فی اعناقکم فتسالون عنہا یوم القیمۃ

ترجمہ حدیث ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہین کہ ہم ایک سورہ ایسا

پڑہتے تھے کہ جو مسبحات مین سے ایک سورہ کے مشابہ تھا اور ہم اوسکو بھول گئے

فقط اسقدر راوی مین سے یاد ہے (جسکا ترجمہ یہ ہے کہ) اے وہ لوگو جو ایمان لائے

ہو نہ کہو جو کچھ کہ نکرو اسلیے کہ لکھی جائیگی گواہی تمھاری گردنون مین۔ پس تم پوچھے

جاؤگے اوس سے قیامت کے دن۔

دوسری قسم وہ ہے کہ آیت یا اوسکا کوئی کلمہ لفظاً اور تلاوتاً منسوخ ہو اور

معنی اور حکم اوسکا باقی ہو۔

مثلاً

---

[1] مستدرک۔ اتقان۔ مسلم۔ ابن مردویہ۔ بیہقی۔ ۱۲

عن[1] عمر رضی اللہ عنہ انہ قال لولا ان تقول الناس زاد عمر فی کتاب اللہ لتکتبھا یعنی ایۃ الرجم - اذا زنی الشیخ والشیخۃ فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم **ترجمہ حدیث**

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونھون نے کہ اگر لوگ یہہ نہ کہتے کہ عمر رض نے کتاب اللہ مین زیادہ کردیا تو مین قرآن مین آیہ رجم کو لکھدیتا (آیہ رجم جسکا ترجمہ یہ ہے کہ) جسوقت زنا کرے بوڑہا مرد اور بوڑہی عورت تو دونون کو ضرور سنگسار کرو عذاب ہے یہہ اللہ کی جانب سے اور اللہ عزیز و حکیم ہے -

(۲) عن[2] ابن مسعود قال کان یقرأ ھذا الحرف - کفی اللہ المومنین القتال بعلی[عہ] وکان اللہ عزیزا حکیما **ترجمہ حدیث** ابن مسعود سے روایت ہے کہ پڑہا جاتا تھا یہہ حرف کہ (ترجمہ آیت) کفایت کی اللہ نے مومنون کی قتال سے بسبب علی کے اور اللہ عزیز و حکیم ہے -

(۳) عن ابن[3] مسعود قال کنا نقرء علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك ان[عہ] علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ **ترجمہ حدیث**

ابن مسعود سے مروی ہے کہ کہا اونھون نے کہ ہم پڑہتے تھے زمانہ رسول اللہ

عہ الحاقی تحریف الحاقی یعنی اضافہ ہے ۱۲

عہ الحاقی تحریف الحاقی یعنی اضافہ ہے ۱۲

---

[1] اتقان موطا و مسند احمد بن حنبل ۱۲ [2] تفسیر درمنثور سیوطی بحوالہ ابن ابی حاتم و ابن عساکر و ابن مردویہ و درکتاب معارج النبوۃ نیز آمدہ ۱۲ [3] تفسیر فتح البیان نواب صدیق حسن خان و تفسیر درمنثور و درکتاب مفتاح النجا نیز آمدہ ۱۲

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین "اسطرح پر کہ" (ترجمہ آیت) اے رسول پہونچادے

وہ چیز کہ نازل کی تیریطرف تیرے ربنے یہ کہ بہ تحقیق علی مولا مونین کا ہے اور

اگر نہ کریگا تو (یعنی اس حکم کو نہ بجالائیگا) تو تونے رسالت ہی خدا کی نہین پہچائی۔

عن[1] ابی وائل قال قرأت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی ادم ونوح

وال ابراہیم وال عمران وال محمد (یعنی) ابی وایل کہتے ہین کہ مین نے عبد اللہ بن مسعود

کے مصحف مین پڑھا ہے کہ (ترجمہ آیت) بہ تحقیق برگزیدہ کیا اللہ تعالے نے آدمؑ

کو اور نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمرانؑ کو اور آل محمدؐ کو۔

**تیسری قسم** وہ ہے کہ آیت موجود ہو اور دوسری کوئی آیت اوسکی ناسخ

موجود نہ ہو لیکن اوس آیت کا حکم تواتر حدیث سے منسوخ ہوگیا ہو۔

## مثلاً

ایہ۔ فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ

قال[2] الامام فخر الدین رازی ان المراد بھذہ الایۃ حکم المتعۃ وھی عبارۃ

ان یستاجر الرجل المرءۃ بمال معلوم الی اجل معین فیجامعھا

واتفقوا علی انھا کانت مباحۃ فی ابتداء الاسلام۔ واختلفوا

فی انھا ھل نسخت ام لا فذھب السواد الاعظم من الامۃ الی انھا

صارت منسوخۃ۔ وقال السواد منھم انھا بقیت مباحۃ کما کانت

---

[1] تفسیر ثعلبی۔۱۲ [2] تفسیر کبیر۔۱۲

وهذا القول مروی عن ابن عباس وعمران بن حصین ترجمہ
امام فخرالدین رازی فرماتے ہین کہ بہ تحقیق اس آیت سے حکم متعہ مراد ہے اور
متعہ اوسکو کہتے ہین کہ اجارے ہین لے مرد عورت کو ساتھ مال معلوم کے کسی وقت
معینہ تک کے لیے۔ پس مجامعت کرے اوس عورت ممتوعہ سے چنانچہ علماء
دین کا اتفاق ہے کہ متعہ ابتداے اسلام مین مباح تھا۔ مگر اختلاف کیا ہے علما
نے اس بات پر کہ حکم متعہ پھر منسوخ ہو گیا یا نہین۔ پس امت کا سواد اعظم اس
بات پر گیا ہے کہ حکم متعہ (تواتر حدیث سے) منسوخ ہو گیا اور کہا ہے ایک گروہ
نے اونہین سے کہ بہ تحقیق باقی ہے اباحت متعہ کی جیسے پہلے تھی۔ اور یہ قول
مباح ہونے کا ابن عباس اور عمران بن حصین سے مروی ہے۔[ا]

**القول الاول بالاباحة المطلقة** قال عمارة سألت
ابن عباس عن المتعة اسفاح هی ام نكاح قال لا سفاح ولا نكاح
قلت فما هے قال هے متعة كما قال تعالى قلت هل لها عدة
قال نعم عدتها حيضة قلت هل يتوارثان قال لا
یعنے پہلا قول اباحت مطلقہ مین یہہ ہے کہ کہا عمارہ نے کہ سوال کیا مین نے عبداللہ
بن عباس سے متعہ کے باب مین کہ یہہ زنا ہے یا نکاح ہے۔ کہا اونھون نے کہ یہہ
نہ زنا ہے نہ نکاح ہے کہا مین نے کہ پھر یہ کیا ہے کہا کہ یہہ متعہ ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے

[ا] تفسیر کبیر۔۱۲

فرمایا ہے۔ کہا مین نے کہ کیا اوسکے واسطے کوئی عدت مقرر ہے کہا کہ ہان ایک حیض کہا مین نے کہ آیا وہ دونون آپس مین میراث پائینگے کہا کہ نہین۔

**والقول الثانی** عن عمران بن حصین فانہ قال نزلت ایۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدھا ایۃ تنسخھا وامرنا بھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتمتعنا بھا ومات ولم ینھنا عنہ

یعنے دوسرا قول یہہ ہے کہ کہا عمران بن حصین نے کہ نازل ہوئی آیت متعہ کی قرآن مجید مین اور نہین نازل ہوئی بعد اوسکے کوئی آیت اوسکی ناسخ اور ہمکو حکم دیا بسبب اوسی آیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم لوگون نے متعہ کیا بسبب اوسی آیت کے اور وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور منع نہین فرمایا ہمکو اوسی متعہ سے۔

**وروی**[۲] محمد بن جریر الطبری فی تفسیرہ عن علی ابن ابی طالب انہ قال لولا ان عمر نھی الناس عن المتعۃ ما زنی الا شقی

ترجمہ روایت کی ہے محمد بن جریر طبری نے اپنی تفسیر مین علیؑ ابن ابیطالب سے کہ کہا اونھون نے کہ اگر عمرؓ لوگون کو متعہ سے نہ منع کرتے تو کوئی شخص زنا مین مبتلا ہوتا سوا ایسے شخص کے کہ جو شقی ہو۔ **وروی**[۳] عن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال فی خطبۃ متعتان کانتا علی عھد رسول اللہ

[۱] تفسیر کبیر ۱۲ [۲] تفسیر کبیر ۱۲ [۳] تفسیر کبیر ۱۲

صلے اللہ علیہ وسلم وانا انہے عنہما۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اونھون نے خطبہ مین کہ دو متعہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین جائز تھے۔ اور مین اون دونون سے منع کرتا ہون۔

**وایضاً**[1] من طریق الاخر ان عمر رضی اللہ عنہ قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا انہی عنہما متعۃ الحج ومتعۃ النکاح (ترجمہ) اور دوسرے طریق سے بھی روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ممبر پر کہا کہ دو متعہ زمانہ رسولخدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مین مشروع تھے اور مین اون دونون سے منع کرتا ہون۔ ایک متعہ حج دوسرا متعہ نکاح۔ عسہ

**اور مثل اسی آیت متعہ کے آیۂ وضو مین بھی اختلاف ہی**

کما قال[2] الشیخ جلال الدین دوانی رایت فی بعض التفاسیر ان قولہ تعالی وامسحوا برؤسکم وارجلکم نسخ بالسنۃ المتواترہ فی وجوب الغسل فی الرجلین۔ یعنے جیسا کہ کہا ہے امام جلال الدین دوانی نے کہ مین نے بعض تفاسیر مین دیکھا ہے کہ قول اللہ تعالے کا (ترجمہ آیت) مسح کرو تم سرون اپنے کو اور پاؤن اپنے کو منسوخ ہوگیا ہے بسبب سنت متواترہ کے پاؤن دہونے کے واجب ہونے مین۔ عسہ

عسہ تنبیہ جمہور علماے کبار اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ احادیث متواترہ صحیحین سے متعۃ النکاح قطعاً حرام ثابت ہوگیا ۱۲ منہ

عسہ اتفاق علما کا اس بات پر ہے کہ اس آیت سے معنی پانیکا غسل وہین کو ثابت کرتے ہین ۱۲ منہ

---

[1] تفسیر کبیر ۱۲ [2] تاریخ الخمیس جلد اول ۱۲

چوتھی قسم وہ ہے کہ آیت منسوخ التلاوۃ نہ ہو لیکن حکم اوس کا منسوخ ہوگیا ہو اور آیۂ ناسخ بھی موجود ہو۔ مطابق[لہ] تصریح ذیل۔

| نام سورہ | آیت منسوخ الحکم | آیت ناسخ |
| --- | --- | --- |
| ن والقلم | فذرنی ومن یکذب بھذا الحدیث | فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم (آیۃ السیف یعنی تلوار کی آیۃ) |
| " | فاصبر لحکم ربک | ایضاً |
| یاایھا المزمل | واھجرھم ھجرا جمیلا | ایضاً |
| " | وذرنی والمکذبین الخ | ایضاً |
| یاایھا المدثر | ذرنی ومن خلقت وحیدا | ایضاً |
| قل یاایھا الکافرون | لکم دینکم ولی دین | ایضاً |
| والنجم | فاعرض عمن تولی عن ذکرنا | ایضاً |
| " | وان لیس للانسان الا ما سعے | والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الخ |
| عبس | کلا انھا تذکرہ فمن شاء ذکرہ | وماتشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین |
| ق | فاصبر علی ما یقولون | ایہ سیف |
| طارق | فمھل الکافرین امھلھم رویدا | ایضاً |
| ص | ان یوحی الی الا انا نذیر مبین | ایضاً |
| " | ولتعلمن نباہ بعد حین | ایضاً |

لہ ماخوذ از رسالہ ناسخ و منسوخ علامہ محمد بن حزم (حاشیہ جلالین مطبوعہ مصر)

| نام سورہ | آیت منسوخ الحکم | آیت ناسخ |
|---|---|---|
| اعراف | وذروا الذین یلحدون الخ | آیہ سیف |
| فرقان | والذین یدعون مع اللہ الٰھاً آخر الخ | الا من تاب وعمل صالحاً الخ |
| طٰہٰ | فاصبر علی ما یقولون۔ | آیۂ سیف |
| " | قل کل متربص فتربصوا الخ | ایضاً |
| شعراء | والشعراء یتبعہم الغاؤن سے انھم یقولون مالا یفعلون تک | اس آیت کے حکم سے شعرائے مسلمین جنھوں نے ذکر طاعت میں اشعار کہے مستثنیٰ ہیں۔ بقولہ تعالیٰ۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت وذکروا اللہ کثیراً الخ |
| قصص | وقالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم الخ | آیہ سیف |
| بنی اسرائیل | قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ | واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃ الخ |
| یونس | انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ | لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ الخ |
| " | قل انتظروا انی معکم من المنتظرین | آیہ سیف |
| " | وان کذبوک فقل لی عملی ولکم اعمالکم الخ | ایضاً |
| " | فمن اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہٖ سے وما علیکم بوکیل۔ تک | ایضاً |

| نام سورہ | آیت منسوخ الحکم | آیت ناسخ |
| --- | --- | --- |
| ھود | وقل الذین لایومنون اعملوا علی مکانتکم الخ | ایضًا (یعنی آیہ سیف) |
| " | وانتظروا انا منتظرون الخ | ایضًا |
| حجر | ذرھم یاکلو ویتمتعوا۔ الخ | ایضًا |
| " | فاصفح الصفح الجمیل۔ الخ | ایضًا |
| " | واعرض عن المشرکین۔ | ایضًا |
| انعام | قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ | لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ الخ |
| " | واذا رأیت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم۔ الخ | فلاتقعد معھم حتے یخوضوا فی حدیث غیرہ۔ |
| " | وذرا الذین اتخذوا دینھم لعبًا ولھوا۔ | قاتلوا الذین لایومنون باللہ ولا بالیوم الاخر۔ |
| " | قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون | آیۂ سیف |
| " | فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیھا وما انا علیکم بحفیظ | ایضًا |
| " | واعرض عن المشرکین۔ | ایضًا |
| " | ولاتسبوا الذین یدعون من | ایضًا |

| نام سورہ | آیت منسوخ الحکم | آیت ناسخ |
|---|---|---|
| انعام | دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم | آیہ سیف |
| " | فذرھم وما یفترون | ایضاً |
| " | ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ الخ | الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب (یعنی ذبائح) |
| " | قل یٰقوم اعملوا علیٰ مکانتکم الخ | آیہ سیف |
| صافات | فتول عنھم حتےٰ حین الخ۔ | ایضاً |
| سبا | قل لا تسئلون عما اجرمنا ولا تسئل عما تعملون | ایضاً |
| زمر | قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ | لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر |
| " | فاعبدوا ما شئتم من دونہ۔ | آیۂ سیف |
| " | قل یٰقوم اعملوا علیٰ مکانتکم | ایضاً |
| مومن | فاصبر ان وعد اللہ حق۔ | ایضاً حکم صبر منسوخ ہے۔ |
| زخرف | فذرھم یخوضوا ویلعبوا الخ | ایضاً |
| " | فاصفح عنھم وقل سلام الخ | ایضاً |
| جاثیہ | قل للذین اٰمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ۔ الخ | ایضاً |

| نام سورہ | آیت منسوخ الحکم | آیت ناسخ |
|---|---|---|
| ذاریات | فتول عنھم فما انت بملوم | وذکر فان الذکری تنفع المومنین۔ |
| غاشیہ | لست علیھم بمصیطر۔ | آیۂ سیف |
| مومنون | فذرھم فی غمرتھم حتے حین الخ | ایضًا |
| " | ادفع باللتی ھے احسن السیئۃ | ایضًا |
| سجدہ | فاعرض عنھم وانتظر انھم منتظرون | ایضًا |
| معارج | فذرھم یخوضوا ویلعبوا | ایضًا |
| عنکبوت | وتجادلوا اھل الکتاب اِلا باللتی ھے احسن۔ | قاتلوا الذین لایومنون باللہ ولا بالیوم الاخر۔ |
| بقر | فاعفوا واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہٖ۔ | قاتلوا الذین لایومنون باللہ ولا بالیوم الاخر |
| " | فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ | وحیث کنتم فولوا وجوھکم شطرہٗ |
| " | کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیران الوصیۃ۔ الخ | یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔ |
| " | ولا تقاتلوھم عند المسجد الحرام۔ الخ | فان قاتلوکم فاقتلوھم۔ |
| " | لا اکراہ فی الدین۔ الخ | آیۂ سیف |
| آل عمران | فان تولوا فانما علیک البلاغ۔ | ایضًا |

| نام سورہ | آیت منسوخ الحکم | آیت ناسخ |
|---|---|---|
| نسا | ولیخش الذین لو ترکوا من خلفہم ذریۃ ضعافا خافوا علیہم الخ | فمن خاف من موص جنفا او اثما فاصلح بینہم فلا اثم علیہ۔ |
| " | والذین عقدت ایمانکم فاتوہم نصیبہم الخ | واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض۔ الخ |
| " | ومن تولی فما ارسلنک علیہم حفیظا | آیہ سیف |
| " | فاعرض عنہم وتوکل علی اللہ | ایضا |
| مائدہ | فاعف عنہم (بنسبت یہود) | قاتلوا الذین لا یومنون باللہ ولا بالیوم الاخر الخ |
| " | ما علی الرسول الا البلاغ | آیہ سیف |
| توبہ | براءۃ من اللہ ورسولہ سے فسیحوا فی الارض اربعۃ اشہر تک | فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم |
| " | الاعراب اشد کفرا ونفاقا | ومن الاعراب من یؤمن باللہ والیوم الاخر کے استثنا سے |
| رعد | فانما علیک البلاغ وعلینا الحساب الخ | آیہ سیف |
| انفال | یسئلونک عن الانفال | واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ الخ |
| " | وان جنحوا للسلم فاجنح لہا | قاتلوا الذین لا یومنون باللہ ولا بالیوم الاخر الخ |
| احزاب | ولا تطع الکافرین والمنافقین | آیہ سیف |

| نام سورہ | آیت منسوخ الحکم | آیت ناسخ |
|---|---|---|
| احزاب | ودع اذاهم وتوکل علی الله الخ | آیۂ سیف |
| ممتحنہ | لاینهٰکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین الخ | انما ینهٰکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم ۔ الخ |
| دہر | فاصبر لحکم ربك ولا تطع منهم آثما او کفورا ۔ | آیۂ سیف |
| نور | فانما علیه ما حمل وعلیکم ما حملتم الخ | ایضاً |

سورتیں جنمیں منسوخ الحکم آیات نہیں ہیں

**مفصلہ ذیل سورتین محکم ہین انمین منسوخ الحکم آیتین نہین ہین**

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| (۱) فاتحہ | (۲) یوسف | (۳) یٰس | (۴) حجرات | (۵) رحمٰن | (۶) حدید |
| (۷) صف | (۸) جمعہ | (۹) تحریم | (۱۰) ملك | (۱۱) الحاقہ | (۱۲) نوح |
| (۱۳) جن | (۱۴) مرسلات | (۱۵) نباء | (۱۶) نازعات | (۱۷) انفطار | (۱۸) مطففین |
| (۱۹) انشقاق | (۲۰) بروج | (۲۱) فجر (۲۲) بلد | (۲۳) شمس | (۲۴) لیل | (۲۵) ضحی |
| (۲۶) الم نشرح | (۲۷) والتین | (۲۸) قلم | (۲۹) قدر | (۳۰) لم یکن | (۳۱) زلزلۃ |
| (۳۲) عادیات | (۳۳) قارعہ | (۳۴) تکاثر | (۳۵) ھمزہ | (۳۶) قریش | (۳۷) ماعون |
| (۳۸) کوثر | (۳۹) نصر | (۴۰) تبت | (۴۱) اخلاص | (۴۲) فلق | (۴۳) ناس |

اللهم ارحمنی بالقران واجعله لی اماما ونورا وهدی ورحمة
اللهم ذکرنی منه ما نسیت وعلمنی منه ما جهلت وارزقنی تلاوته
اناء اللیل والنهار واجعله حجة لی یا رب العلمین بفضلک
وکرمک یا اکرم الاکرمین وصل علی محمد واٰله الی یوم الدین
امین ثم امین

تمت

# تصحیح اغلاط رسالہ علم الکتاب

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ١٠ | ١٧ | سنداحمدابن حنبل | مسنداحمدابن حنبل |
| ١١ | ١٣ | اذاثم | اذاثَم |
| ١٢ | ۴ | غفی اغفاہ | غفی اغفاة |
| ١۵ | ١۴ | توفیقے | توقیفے |

KHAZINATUL MAHMOOD LIBRARY
کتبخانہ خزینۃ المحمود
پریاوان ضلع پرتابگڈھ
اودھ
PURYAWAN DT. PERTABGARH OUDH

کتبخانہ وقف مسجد میرٹھ

قل کفیٰ باللہ شہیداً بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب

بحمد اللہ والمنۃ یہ رسالہ مختصرہ مشعر علوم قرآن - محلوی مضامین فوائد انتساب المسمی بہ

# علم الکتاب

۱۳۱۱ھ

مولفہ خلاصۂ اہل التحقیق خان والاشان نواب جناب شیخ احمد حسین خانصاحب بہادر تعلقدار پریانواں ضلع پرتابگڈھ

مطبع حسن گلشن پرتابگڈھ مین ۱۳۱۱ھ طبع ہوا

انبیا و رسل کی تعریف و تعداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ
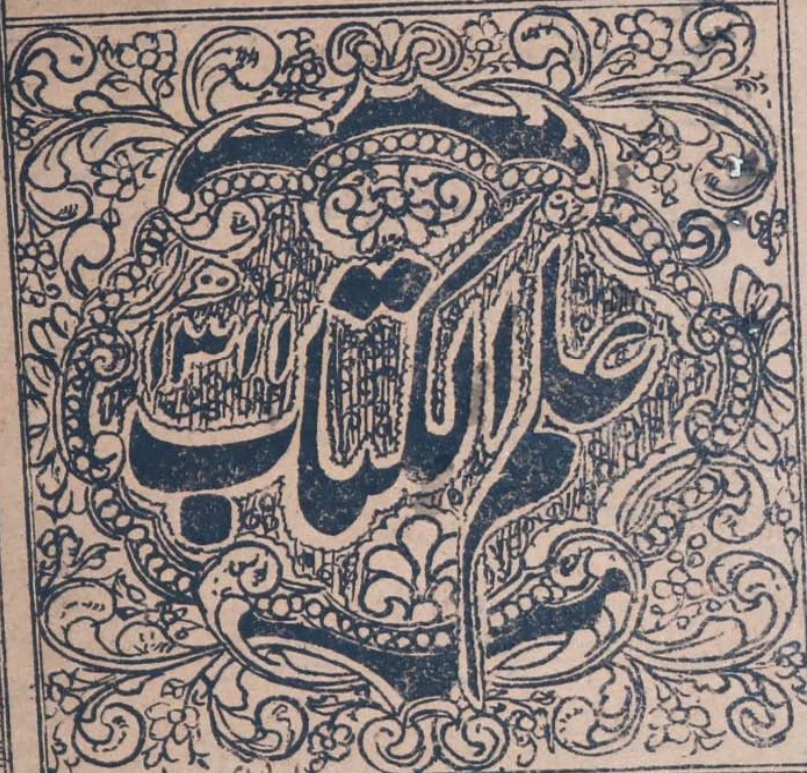
واضح ہو کہ کتب معتبرہ مین کل[1] تعداد انبیا علیہم السلام کی ایک لاکھ[2] چوبیس ہزار مذکور
ہے جنمین سے صرف اٹھائیس نبیون کے نام قرآن مجید مین آئے ہین کل نبیون مین
تین سو تیرہ ۳۱۳ نبی مرسل ہین۔ نبی عام ہے اور نبی مرسل یعنے رسول خاص ہے۔ نبی کا
اطلاق صرف آدمی پر ہوتا ہے اور رسول کا اطلاق ملک اور بشر دونون پر
ہوسکتا ہے۔ نبی اوسکو بھی کہتے ہین جسکی طرف خوابمین یا فرشتہ کے ذریعہ سے
وحی کیجاے اور اوسکے پاس کتاب نہو صرف شرع سابق کے مطابق تقریر اور
ہدایت کرنے کو مبعوث ہوا ہو جسطرح حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام
کے مابین انبیا گزرے ہین جنکے ساتھ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے

[1] معالم التنزیل۔ ۱۲ [2] کتاب ینابیع مین بروایت کلبی تعداد انبیا علیہم السلام کی بائیس لاکھ چوبیس ۲۴ ہزار مرقوم ہے ۱۲

علما کو مشابہت دی ہے یعنے علماء[5] امتی کا نبیاء بنی اسرائیل اور نبی[1]
سے ایسا انسان بھی مراد ہے جس پر حق تعالےٰ نے شریعت بطریق وحی بذریعہ
فرشتہ اسلیے نازل کی ہو کہ وہ نبی اوسی کے موافق عبادت خداوندی بجالاے
لیکن اگر وہی شریعت بحکم الٰہی غیر کیطرف اوس نبی کے ذریعہ سے پہونچائی جای
تو وہ نبی بھی نبی مرسل ہوگا۔ بعض علما کا قول ہے کہ نبی مرسل یعنی رسول اوسکو
کہتے ہین جو صاحب کتاب ہو یا[2] یہ کہ اوسکو اللہ تعالےٰ نے شریعت مجددہ کے
ساتھ مبعوث فرمایا ہو۔ پس جاننا[3] چاہیے کہ حق تعالےٰ نے اپنے نبیون پر جملہ
سو صحیفے اور چار کتابین نازل فرمائین۔ یعنی حضرت آدم[4] علیہ السلام پر دس صحیفے
نازل ہوے اور حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے اور حضرت ادریس
علیہ السلام پر تیس صحیفے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوے۔
اور کتابون مین توراۃ شریف حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور زبور شریف حضرت
داؤد علیہ السلام پر اور انجیل شریف حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خدا تعالےٰ نے نازل فرمایا۔

**توراۃ[5] اقدس**۔ زبان عبرانی مین نازل ہوئی جسکی ضخامت اسقدر تھی
کہ اوسکا بوجھ ستر اونٹ اوٹھا سکتے تھے اوسمین ہزار سورتین تھین اور ہر سورہ

ترجمہ میری امت کے علما مثل انبیاے بنی اسرائیل کے ہین۔ ۱۲

کتب اور صحف کی تفصیل

---

[1] شواہد النبوۃ و تاریخ الخمیس جلد اول و فتوحات مکیہ ۱۲ [2] انوار التنزیل۔ ۱۲ [3] تاریخ الخمیس جلد اول۔ ۱۲ [4] بعض روایتون مین حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر نہین کیا بلکہ یہی دس صحیفے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر علاوہ توراۃ کے نازل ہونا بیان کیا ہے۔ ۱۲ [5] تفسیر مدارک۔ ۱۲

ہین ہزار آیتین چنانچہ۔ سوا حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوشعؑ اور حضرت عزیرؑ
اور حضرت عیسےٰؑ علیہم السّلام کے کسی نے کل توریت نہین پڑھی۔
زبور شریف سُریانی زبان مین نازل ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی
آواز مین اللہ پاک نے یہہ دلکش معجزہ عطا فرمایا تھا کہ جب آپ زبور پڑھتے تو وحوش
وطیور آپ کے گرد جمع ہوجاتے اور نغمون کی لذت سے آدمی مرجاتے۔ یہ مشہور
بات ہے کہ مثل حضرت داؤد کے مخلوقات مین سے کسیکو آواز عطا نہین ہوئی۔
زبور کو آپ نوّے آوازون مین پڑہتے تھے جنمین سے ایک آواز ایسی تھی جس کے
سُننے سے بیہوش اور دیوانے ہوش مین آجاتے تھے۔
کتاب طہارت القلوب مین لکھا ہے کہ جب داؤد علیہ السّلام خوف خدا سے نوحہ
کرنے کا ارادہ کرتے تو سات شبانہ روز کھانا پانی مقاربت زنان ترک فرماتے۔
پھر آپکے واسطے ایک ممبر باہر نکالا جاتا تھا اور آپ کے حکم کے مطابق حضرت سلیمان
علیہ السّلام بآواز بلند ندا کرتے تھے کہ جو شخص نغمۂ داؤدی سنا چاہے حاضر ہو۔
اِس ندا کے سنتے ہی جنگلون سے وحوش پہاڑون سے حشرات الارض آشیانون
سے طیور اور حجلون سے باکرہ عورتین باہر نکلکر سب حضرت داؤدؑ کے ممبر کو گھیر
لیتے تھے جب خلائق کا مجمع کثیر ہوجاتا تو آپ ممبر پر تشریف لیجاتے اور آپ کے
قریب حضرت سلیمانؑ کھڑے رہتے۔ پس جب حضرت داؤد علیہ السّلام خداوند
ذوالجلال کی ثنا و صفت شروع کرتے تو حاضرین چلّا چلّا کر روتے اور جب بہشت و

دوزخ کا ذکر فرماتے تو آدمیون اور وحشیون اور طائرون مین ہی ایک تعداد
کثیر مرجاتی تھی پھر آپ قیامت کا ہول رقت کے ساتھ اِسطرح بیان فرماتے کہ
فرط گریہ سے گروہ عظیم بیجان ہوجاتا یہانتک کہ مردون کی کثرت دیکھکر حضرت
سلیمان علیہ السلام عرض کرتے کہ اے پدر عالیجناب ابتو سامعین کے دل ٹکڑے
ٹکڑے ہوگئے - یہہ سُنکر آپ دعا شروع کرتے تھے حتی کہ خود بیہوش ہوکر ممبر سے
گر پڑتے آخر آپ کو آپکے دولتخانہ مین پھونچا دیتے اور آدمیون کے جنازونکی
کثرت ہوتی پس کہا جاتا تھا کہ انمین سے فلان شخص خوف خدا کا مقتول ہی اور
فلان شخص ذکر خدا کا مقتول ہے اور فلان شخص ذکر بہشت کا مقتول ہی اور
فلان شخص ذکر دوزخ کا مقتول ہے - پھر حضرت داوٗد علیہ السلام عبادتخانہ مین
داخل ہوکر اندر سے دروازہ بند کرلیتے تھے اور مناجات مین اِسطرح مشغول
ہوجاتے کہ دنیا و ما فیہا کی خبر نہ ہتی - حتی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اجازت
لیکر اندر داخل ہوتے اور جو کی روٹی سامنے رکھکر عرض کرتے کہ اے باپ
اس روٹی سے کسیقدر قوت عبادت کی حاصل کرلیجیے پس آپ اوس روٹی
مین سے جسقدر حکم خدا ہوتا کھالیتے -

مذکور ہے[1] کہ ایکدفعہ حضرت داوٗد علیہ السلام اپنے نفس پر نوحہ کرتے ہوے
باہر نکلے اوسوقت آپکے ہمراہ چالیس ہزار آدمی تھے جنمین سے تیس ہزار آدمی مر گئے

[1] تاریخ الخمیس ۱۲۰

صرف دس ہزار واپس آئے۔ منقول ہے کہ جب آپ پر خوف الٰہی غالب ہوتا
تو آپ زمین پر گر پڑتے اور یہانتک مضطرب ہوتے کہ ایک آدمی آپکے پاؤن پر
اور دوسرا آدمی آپکے سینہ پر بیٹھکر دبائے رہتا تھا تاکہ اعضاء اور مفاصل
آنحضرت کے متفرق نہوجائین۔

انجیل[۱] مقدس۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اگرچہ سریانی زبان
مین تھی مگر سترہ (۱۷) زبانون مین پڑہی گئی اور جسطرح قرآن مجید کی ابتدا بسم اللہ
الرحمن الرحیم سے ہے اسیطرح انجیل شریف۔ بسم الاب والام والابن۔ سے شروع
ہوئی چنانچہ انھین الفاظ کے ظاہر معنی پر حضرت مسیحؑ کی قوم نے غلط فہمی کی یعنی
سمجھے کہ اَب (باپ) سے روح۔ اُم (مان) سے مریم۔ ابن (بیٹا) سے عیسےٰ مراد ہین پس تثلیث کے
قائل ہوگئے حالانکہ اَب سے اسم خدا مراد ہے اور ام سے کنہ ذات مقصود ہے
جس سے ماہیئت حقائق کی تعبیر کیجاتی ہے اور ابن سے کتاب مراد ہے۔
تفسیر بیضاوی مین نصاریٰ کی گمراہی کا سبب یہہ لکھا ہے کہ اصحاب شرایع
سابقہ اَب کے لفظ کا اللہ تعالےٰ پر اطلاق کرتے تھے کیونکہ وہ سبب اول ہے
چنانچہ باپ کو اَب اصغر (چھوٹا باپ) اور خدائے صمد کو اَب اکبر (بڑا باپ) کہتے تھے۔ لیکن اون کے
جاہل مقلدین اَب کے ساتھ ولادت کا فعل یقین کرکے کافر ہوگئے۔ بنابر
آن یہ قول دفع مادہ فساد کے واسطے مطلقاً منع کردیا گیا۔

[۱] تاریخ الخمیس۔ ۱۲

قرآن مجید۔ نے زبان عربی مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول اجلال فرمایا جسکے احکام نے کتب سابقہ کے احکام کو منسوخ کردیا جو آخر کتاب آسمانی ہے اور جسکی شریعت غرّا قیامت تک قائم رہیگی۔

اوقات نزول مصاحف

## فائدہ

واضح ہو کہ جملہ کتب آسمانی اور مصاحف کا نزول ماہ رمضان المبارک مین ہوا ہے چنانچہ شب اول رمضان المبارک مین صحف ابراہیم کا نازل ہونا ثابت ہے اور صحف ابراہیم نازل ہونیکے سات سو برس بعد حضرت موسےٰ علیہ السلام پر توریت شریف رمضان المبارک کی چھٹی شب کو نازل ہوئی اور اوسکے پانچسو برس کے بعد بارھوین شب رمضان المبارک کو حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور شریف کا نزول ہوا اور اوسکے بارہ سو برس کے بعد رمضان المبارک کی تیرھوین رات کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر انجیل شریف[ع] نازل ہوئی اور اوسکے چھ سو برس کے بعد رمضان المبارک کی چوبیسوین[۲۴] یا ستائیسوین[۲۷] شب کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا۔

کیفیت نزول قرآن مجید

## قران مجید کی کیفیت نزول مین تین قول ہین

**پہلا قول**۔ یہ ہے کہ کل قرآن لیلۃ القدر کو لوح محفوظ سے سماء دنیا پر یکبارگی

ل تاریخ الخمیس۔ ۱۲ ک تفسیر کشاف۔ ۱۲ ع بعض روایتون مین آیا ہے کہ انجیل مقدس رمضان کی اٹھارھوین رات کو نازل ہوئی۔ ۱۲ (مولف)

نازل ہوا۔ اور جبرئیل علیہ السلام نے فرشتون پر املا کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پر متفرق بیس[20] برس یا تیئیس[23] برس یا پچیس[25] برس تک نازل ہوا کیا۔
بیس برس تک نازل ہونا اون روایتون سے درست معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت
بعد نبوت دس برس مکہ معظمہ اور دس برس مدینہ منورہ مین رہے۔ اور تیئیس[23]
برس تک نازل ہونا اون روایتون سے صحیح ہوسکتا ہے کہ آنحضرت بعد نبوت کے مکہ
معظمہ مین تیرہ[13] برس اور مدینہ منورہ مین دس برس رہے۔ اور پچیس[25] برس
تک نازل ہونا اون اقوال سے بجا ہے کہ آنحضرت بعد نبوت پندرہ برس
مکہ معظمہ مین اور دس برس مدینہ مین رہے (مدینہ شریف کی مدت اقامت
مین اختلاف نہین ہے)۔

**دوسرا[1] قول** یہہ ہے کہ قرآن مجید لوح محفوظ سے سماے دنیا پر بیس
راتون مین بیس سال تک یا تیئیس راتون مین تیئیس سال تک یا پچیس
راتون مین پچیس سال تک نازل ہوا کیا یعنے ہر شب قدر مین تمام سال کے
واسطے نازل ہو جاتا اور سماے دنیا سے جناب رسالت مآب پر بطور متفرق
سال بھر نازل ہوا کرتا تھا۔

**تیسرا[2] قول** یہہ ہے کہ شب قدر مین قرآن مجید کے نزول کی ابتدا ہوئی
اوسکے بعد مختلف اوقات مین متفرق نازل ہوتا رہا۔

---

[1] بروایت مقاتل وغیرہ۔ ۱۲ ۔ [2] بروایت شعبی وغیرہ ۱۲۔

لیلۃ القدر کی تعیین

لیلۃ القدر کے تعین مین اگرچہ اختلاف ہے لیکن اشہر اور اصح یہ ہے کہ رمضان المبارک کے عشرہ آخر کے طاق تاریخون مین لیلۃ القدر ہے اور انؐ طاق تاریخون مین بھی ساتوین (یعنے ستائیسوین شب) پر زیادہ اعتماد کیا گیا ہے۔

نزول قرآن کا طریق اور معنی

فصل۔ واضح ہو کہ علمانے نزول کے معنی مین اختلاف کیا ہے۔ علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ لیلۃ القدر مین حق تعالےٰ نے جبریل علیہ السلام سے کلام کیا ساتھ قرآن مجید کے اور انھون نے اپنے قلب مین محفوظ رکھا پھر سماے دنیا پر اوسے فرشتون سے لکھوایا اور آنحضرتؐ پر بطور متفرق نازل کرتے رہے۔

علامہ زرکشی نے اپنی کتاب برہان مین تنزیل کی دو طریقے لکھے ہین۔

(۱) ایک یہ کہ جناب رسالت مآب صورت بشری سے علیحدہ ہو جاتے تھے طرف صورت ملکی کے اور اسی حالت مین قرآن کو جبریل امین سے لیتے تھے۔

(۲) دوسرا یہ کہ فرشتہ اپنی صورت سے علیحدہ ہو جاتا تھا طرف صورت بشری کے اور آنحضرت اوس سے قرآن لیتے تھے (قول اول صعب ہے)

بعض علمانے علامہ سمرقندی سے اس باب مین تین قول نقل کیے ہین۔

(۱) ایک یہ کہ لفظ اور معانی دونون نازل ہوتے تھے (یعنے حضرت جبریلؑ قرآن کو لوح محفوظ سے یاد کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آکر سناتے)

---

۱؎ تفسیر کشاف - ۱۲

(۲) دوسرے یہہ کہ جبرئیل امین خاصکر معانی لیکر نازل ہوتے اور آنحضرتؐ اون معانی کو سمجھکر لغت عرب مین اوسکو تعبیر فرماتے۔

(۳) تیسرے یہہ کہ جبریل علیہ السلام کو معانی القا کیے جاتے تھے اور حضرت جبرئیل اونھین خود لغت عرب مین تعبیر کرکے بدستور مذکور لاتے تھے۔

"ان اقوال ثلاثہ مین قول اول مستند ہے"

قرآن کی اختلافی اول اور آخری سور قرآن کی تحقیق

**نکتہ** امام غزالیؒ فرماتے ہین کہ لوح محفوظ مین قرآن مجید کا ہر حرف جبل قاف کے برابر ہے اور ہر حرف کے نیچے معانی ہین کہ سوا اللہ تعالےٰ کے کوئی اونپر محیط نہین ہوسکتا۔

**فصل** مخفی نرہے کہ اسمین بھی اختلاف ہے کہ سب سے پہلے کون سورہ نازل ہوا اور سب کے بعد کون سورہ نازل ہوا چنانچہ بحر العلوم مین نسفی نے بروایات بخاری ومسلم وحاکم وطبرانی وغیرہم ثابت کیا ہے کہ سب سے پہلے سورۂ اقرا باسم ربک نازل ہوا اور برہان مین زرکشی نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے سورۂ فاتحہ کا نزول ہوا لیکن یہہ قول ضعیف ہے اور بعض سورہ مدثر کا سب سے پہلے نازل ہونا بیان کرتے ہین بہرحال قول اول مستند ومحکم ہے آخر سورہ مین بھی سخت اختلافات ہین لیکن ارجح قول یہہ ہے کہ سورہ مائدہ اور سورۂ مائدہ مین آیۂ اکملت لکم دینکم سب کے آخر مین نازل ہوئی۔

---

سلہ اتقان۔ ۱۲

فانہا نزلت بعرفۃ عام حجۃ الوداع وظاہرہا اکمال
جمیع الفرائض والاحکام قبلہا وقد صرح بذالک جماعۃ
منہم السدی فقال لم ینزل بعدہا حلال ولا حرام - یہ آیت سال حج وداع
مین عرفے کے دن نازل ہوئی - اور ظاہر اس آیت کا کامل کردینا جمیع فرائض
واحکام کا ہے "قبل اوسکے" اور ایک جماعت نے اِس امر کی تصریح کی ہے
اونمین سے سدی ہے جو کہتا ہے کہ بعد اِس آیت کی پھر کوئی حلال و حرام نازل نہین ہوا۔
واضح ہو کہ حضرت جبرئیل تنہا وحی لیکر نازل ہوتے تھے لیکن سورہ[1] فاتحہ کے
ساتھ اسّی ہزار اور بروایتے سات لاکھ فرشتے نازل ہوئے کہ پُر ہوگیا تھا
درمیان آسمان اور زمین کا - اور جب سورۂ[2] انعام نازل ہوا تو اوسکے ہمراہ
ستر ہزار فرشتے تھے اور آیۃ[3] الکرسی اور سورۂ یٰسین کے ساتھ تیس ہزار
فرشتے نازل ہوے تھے اور آیہ[4] واسئال من ارسلنا من قبلک من رسلنا
کے ہمراہ بیس ہزار فرشتے نازل ہوے تھے اور سورہ[5] بقر کی ہر آیت کی ساتھ
اسّی ہزار فرشتے نازل ہوے -

فصل - واضح ہو کہ ہر سورہ کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوئی اگرچہ بعض
مجتہدین اور علمانے اِس سے انکار کیا ہے لیکن معتبر یہی ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر سورہ کا ابتدائی جزو ہے

[1] اتقان - ۱۲ [2] اتقان و تاریخ خمیس - ۱۲ [3] کشاف - ۱۲ [4] اتقان و خمیس - ۱۲ [5] اتقان - ۱۲ [6] مسند احمد بن حنبل - ۱۲

ہر سورہ کا منزل من اللہ جزو ابتدائی ہے چنانچہ چند احادیث صحیحہ اس مقام پر نقل کرتا ہون۔

(۱) عن[1] ابن عباس قال السبع المثانی فاتحۃ الکتاب قیل فاین السابعۃ قال بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا اونھون نے کہ سبع مثانی سورہ فاتحہ کا نام ہے لوگون نے پوچھا کہ ساتوین آیت کہان ہے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

(۲) وعن[2] علی انہ سئل عن السبع المثانی فقال الحمد للہ رب العلمین فقیل لہ انما ھی ست ایات فقال بسم اللہ الرحمن الرحیم آیۃ (ترجمہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ سوال کیے گئے سبع المثانی سے یعنے لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ سبع مثانی کون سورہ ہی فرمایا الحمد للہ رب العلمین (یعنی سورۂ فاتحہ) پس لوگون نے عرض کیا کہ اس سورہ مین تو چھ ہی آیتین ہین آپنے جوابدیا کہ ایک آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

(۳) عن[3] ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تم الحمد فاقرؤا بسم اللہ الرحمن الرحیم فانھا ام القران و ام الکتاب والسبع المثانی و بسم اللہ الرحمن الرحیم احدی ایاتھا ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت تمام ہوجائے

---

[1] بیہقی۔۱۲ [2] دارقطنی۔۱۲ [3] دارقطنی بسند صحیح۔۱۲

سورہ حمد پڑہو بسم اللہ الرحمن الرحیم - اسلیے کہ وہ ام القرآن اور ام الکتاب

اور سبع مثانی ہی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک وسکی آیتون مین سے ہے -

(۴) عن انس[۱] قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم ذات یوم

بین اظہرنا اذ اغفی اغفاۃ ثم رفع راسہ متبسما فقال انزلت

علی انفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر الخ

ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ اسی درمیان مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ ہم لوگون مین تھے کہ ناگاہ غنودہ ہوگئے آپ - بعدہ اپنے سر مبارک کو

اوٹھاکر تبسم فرمایا اور کہا کہ ابھی میرے اوپر ایک سورہ نازل کیا گیا ہی پھر پڑہا

آپ نے - بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر الخ

(۵) عن ابن عمر[۲] انہ کان یقرء فی الصلوۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذا ختم السورۃ قرأہا ویقول ما کتبت فی المصحف الا لتقرأ

ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ وہ نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم

پڑھتے تھے اور جب سورہ ختم ہوتا تو اوسکو پڑہتے اور کہتے تھے کہ نہین لکھی گئی

بسم اللہ قرآن مین مگر اسلیے کہ پڑہی جائے -

(۶) عن ام سلمۃ[۳] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین الخ (ترجمہ)

---

[۱] صحیح مسلم - ۱۲ [۲] بیہقی - ۱۲ [۳] ابوداؤد و حاکم و احمد ابن حنبل وغیرہم - ۱۲